کیا اسلام، جدید تعلیم کے خلاف ہے؟

مولانا محمد یعقوب خاصخیلی

موجودہ زمانے میں مغربی دانشور اسلام کے خوبصورت چہرے کو بدنما ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگانے میں مصروف ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی بھی طرح اسلام کو بدنام کریں، اسلام کا نام ونشان مٹادیں۔ وہ ہر اس مہم کا حصہ بن جاتے ہیں جو اسلام کی بدنامی کا باعث بنے، اس لیے وہ کسی بھی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ان میں سب سے بڑا حربہ یہ ہے کہ وہ جدید تعلیم کے نام پر مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ وہ اسلام کے خلاف تکرار کے ساتھ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اسلام جدید علوم کے خلاف ہے، اسلام اور جدید علوم آپس میں ضد ہیں۔ آیئے! ہم ذرا تاریخ میں جھانکتے ہیں کہ کیا اسلام کی بدولت جدید علوم کی حوصلہ شکنی ہوئی یا اسلام کی بدولت سائنس اور ٹیکنالوجی اور نئے علوم کی راہیں کھلیں؟

اسلام سے قبل یونانی حکماء جدید نے علوم کی جانب توجہ دی۔ اس زمانے میں سقراط، افلاطون، ٹالیس بطلیموس اور ارسطو وغیرہ نے زمین کی سطح، گولائی، اجرامِ فلکی اور دیگر مختلف امور پر مشاہدات اور تحقیقات کی مدد سے نظریات پیش کیے اور معلومات کا بیش بہا ذخیرہ چھوڑا۔ لیکن یونانیوں کے بعد عیسائیت کے دور میں سائنسی اور جدید علوم زوال کا شکار رہے۔ اس دور میں عیسائی علماء نے یہ جدید نظریات اور علوم باطل قرار دیئے، ان کی کتابیں جلادی گئیں اور اس کی تعلیم ممنوع قرار دے دی گئی۔ نتیجۃً یورپ اور وہ علاقے جہاں عیسائیوں کی حکومت تھی، جہالت کے اندھیروں میں ڈوب گئے۔ ایک ایسے زمانے میں جہاں عیسائی پادریوں کے جبر واستبداد سے علم وحکمت کا نام ونشان مٹ چکا تھا، عین اسی زمانے میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ذلت وپستی کی حالت پر رحم کھا کر جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ورسول بنا کر علم وحکمت کے بے شمار علوم عطا فرما کر بھیجا۔ جن کی وحی کی ابتدا ہی لفظ ''اِقْرَأْ'' ..... ''پڑھیے'' سے ہوئی۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے، پھر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں معلّم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' نیز فرمایا: ''بے شک حکمت کے موتی مومن کی گم شدہ متاع ہے، جہاں سے ملے وہ اس کے حاصل کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآنِ مجید

جیسی عظیم الشّان کتاب نازل کی، اس جیسی کوئی کتاب کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کو کائنات میں غور وفکر کرنے کی ترغیب اور بہت تاکید کی۔ متعدد آیات میں بنی آدم کو حکم دیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور وفکر کرو! اس کی نشانیوں کو غور سے دیکھو!

قرآنِ حکیم کی اس ترغیب کی بدولت مسلمانوں نے علم کے حصول اور اس کو پھیلانے کا بیڑا اٹھایا۔ یہی وجہ ہے آٹھویں صدی عیسوی سے لے کر تیرھویں صدی تک کا یہ زمانہ علم وحکمت کا اسلامی دور تھا۔ اس دور میں فلسفہ، طب اور سائنس کے فراموش شدہ علوم کو مسلمانوں نے نہ صرف زندہ کیا، بلکہ اپنی جدید تحقیقات سے ان کو ایک نئی سمت دی۔ ابو ہاشم خالد بن یزید- جسے علم کیمیا کا بانی کہا جاتا ہے، علم کیمیا اور طب کے بہت بڑے عالم تھے- انہوں نے اس موضوع کے متعلق کئی کتابیں لکھیں۔ البیرونی نے ان کو مسلمانوں کا سب سے پہلا حکیم تسلیم کیا۔ جابر بن حیان جو حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے، انہوں نے گندھگ وغیرہ کے تیزاب اور دھاتوں کو رقیق اور پھر گیس بنانے کا طریقہ دریافت کیا۔ فائر پروف اور واٹر پروف کاغذ بھی انہوں نے ایجاد کیا۔ انہوں نے بھی اپنے فن کے متعلق سو کے قریب کتابیں لکھیں۔ اس مسلمان سائنس دان کی کتابوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ ایک اور بھی مسلمان گزرے ہیں جن کا نام ابوعلی حسن بن الھیثم ہے، جنہیں یورپ والے ملک الہیزن کہتے ہیں۔ اس طرح سے کئی ایسے مسلمان سائنسدان گزرے ہیں۔

اس زمانے میں کئی مسلمان سائنسدان حیران کن طور پر مختلف ایجادات کے موجد بنے۔ ابن الہیثم، جابر بن حیان، ابنِ سینا، المقدسی، البیرونی اور ابنِ بطوطہ جیسے بڑے مسلمان سائنسدانوں نے جدید مشاہدات اور تحقیقات کی روشنی میں وہ علوم دریافت کیے کہ آج بھی ان کی برابری کوئی نہیں کرسکتا۔ یورپ کی موجودہ سائنسی ترقی ان مسلم سائنسدانوں کی مرہونِ منت ہے۔ ان کی کتابیں یورپ کے لیے ایک رہنما کی حیثیت اختیار کرگئیں۔ آج بھی الشّفاء اور القانون کے حصے ان کے نصاب میں شامل ہیں۔ کیا یہ سب مسلمانوں کی محنت نہیں تھی، جسے آج جدید دور میں ان کی کتابوں سے استفادہ کرکے اپنے آپ کو سائنسدان کہلانے لگے۔

اسلام نے دنیا سے جہالت کی تاریکی دور کردی۔ اسلامی تعلیمات کا منشا ہی یہی تھا کہ انسان اپنے اردگرد کے ماحول اور اپنے آپ میں غور کریں۔ اسلام کے آتے ہی سوچ کے دھارے بدل گئے۔ جدید سائنسی ترقی نے ہمیں غور وفکر کے نئے وسائل مہیا کیے ہیں، چنانچہ جوں جوں سائنس ترقی کرتی جارہی ہے، قرآن اپنے معجزہ ہونے کے لیے دلائل مہیا کرتا جاتا ہے۔ آج اگر مسلمان جدید علوم میں پیچھے ہیں، یہ ان کی اپنی کوتاہی اور اسلامی تعلیمات سے لاپرواہی ہے۔ ان کی کوتاہی کو اسلام کے کھاتے میں ہرگز نہیں ڈالا جاسکتا۔ مگر اس ساری صورتِ حال کے بعد یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام دشمن قوتوں کے اس دعوے میں کتنی صداقت ہے کہ ''اسلام جدید علوم کے خلاف ہے؟''۔